

TOOBA GUL

1 January 2026

Islamic studies Test-2

1- اسلامی تہذیب و ثقافت تمدن کی خصوصیات کی تفصیلی طور پر وضاحت فرمائیے۔

1- تعارف :

اسلامی تہذیب کی بنیاد روحانیت پر قائم ہے اسلامی تہذیب سے وابستہ لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وہ غرضی مادی مخلوق نہیں بلکہ ان کے اندر روح بھی ہے جو اصل اور زیادہ اہم ہے وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اللہ کا مسلسل عمل دخل ہے جو مظلوم اور مصیبت زدہ شخص کی مدد کرتا ہے اور ظالم کو سزا دیتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا اور سنتا ہے اور دلوں کے بھید جانتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب ایک بامقصد، فطری اور سادہ تہذیب ہے۔ یہ زندگی کا

ایسا مکمل اور منظم ضابطہ پیش کرتی ہے جو دین و دنیا کی وحدت، اجتماعیت، و انفرادیت کا میں توازن کا نمائندہ ہے۔ اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات میں عقیدہ توحید و حاکمیت کی بنیاد، رسالت، محمدی، انسانی مساوات، تزکیہ نفس، عالمگیر اخوت اور عظمت انسانیت نمایاں ہیں یہ خصوصیات اسے دیگر تہذیبوں پر برتری اور فوقیت دیتی ہے۔ مزید یہ خصوصیات مذہبی تہذیب کی منافی ہیں اور علامہ اقبال ~~کی~~ اس شعر کی نشاندہی کرتی ہیں:

~~میں ہر روز~~
سورج ہمیں ہر شام یہ درس دیتا ہے
مغرب کی طرف جاؤ گے تو ڈوب جاؤ گے

2۔ تہذیب کے لغوی معنی:

اردو زبان کا لفظ "تہذیب" عربی زبان سے لیا گیا ہے۔ تہذیب کے لغوی معنی کسی چیز کو درست کرنا، اس کی اصلاح کرنا، درخت یا پودے کو کاٹنے چھانٹ کرنا، سنوارنا اور نقائص و عیوب سے پاک کرنا ہے۔

اصطلاحی مفہوم:

اصطلاح میں انسان کے فکرو عمل، خیالات،

عادات و اطوار کو ٹھیک کرنا تہذیب کہلاتا ہے۔ تہذیب مہذب
زندگی کا آئینہ ہے۔

3۔ تہذیب بھی تعریف:
سید مودود کے نزدیک تہذیب کی تعریف

ان الفاظ میں کی جاتی ہے۔
”فکر و عمل اور اخلاق و اطوار کے ان تمام جوانب پر
مشتمل ایک مکمل نظام کا نام ہے جو انسان اپنی
انفرادی، خانگی، سماجی، معاشی اور سیاسی
زندگی میں اپناٹے ہوئے ہے۔“

4۔ تمدن کا مفہوم:

عربی میں تمدن کے معنی مدینہ کے شہر کے ہیں۔ ان کی
جمع ’مدن‘ ہے۔ تمدن اس سے مصدر ہے جس کے معنی ہیں
شہر بسانا، شہری زندگی اختیار کرنا، مہذب اور خوش اخلاق
بننا ہے۔

چنانچہ تمدن کسی قوم یا علاقے کی طرز معاشرت کا نام
ہے۔ اس میں تمام امور شامل ہیں جو ہماری معاشرت
اور مادی زندگی کے متعلق ہوں، تہذیب نام ہے فکر،
سوچ اور خیالات کا اور اس فکر کے تحت جو اعمال ظہور پذیر
ہوئے ہیں اسے تمدن کا نام دیا جاتا ہے۔

۵۔ اسلامی تہذیب و تمدن کی خصوصیات:

اسلامی تہذیب و تمدن کی خصوصیات ہدایات ربانی پر مبنی ہیں۔ اس میں انسان اور کائنات کا تعلق ٹھیک ٹھیک بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ عقیدہ توحید و وحانیت کی بنیاد:

اسلامی تہذیب کی پہلی بنیاد عقیدہ توحید ہے جو تمام انبیاء کی تعلیمات کا بنیادی مقصد رہا ہے۔ عقیدہ توحید سے مراد خدا کہ ~~وحدہ لا شریک~~ تسلیم کرنا ہے۔ وہ اپنی ذات اور صفات میں یہ مثل سے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اسلامی تہذیب عقیدہ توحید کے ساتھ وحدت انسانیت پر بھی زور دیتی ہے۔ تمام انسان پیدائش اور اصل کے لحاظ سے ایک نفس اور جان سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: ”اے لوگوں! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، پھر اس سے اس کا جوڑا پیدا فرمایا۔ پھر ان دونوں میں بکثرت مردوں اور عورتوں کو پیدا دیا۔“

(سورۃ النساء: ۱)

ii- رسالت محمدی بنی نوع انسان کے اتحاد کا ضامن:
 یہ اسلامی تہذیب کا دوسرا اہم عقیدہ ہے۔ قرآنی نظریے کے مطابق انبیاء ایک ہی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تمام کی ہدایت و تعلیم کا سرچشمہ ایک ہی ذات پاک ہے۔ اس سلسلہ رسالت کی آخری کڑی حضرت محمد ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم تمام کے لیے اللہ کا رسول ہوں۔"
 (سورۃ الاعراف: 158)

iii- انسانی مساوات اسلامی تہذیب کی بنیاد:
 اسلام نے بنی نوع انسان کی وحدت اور مساوات کا سبق دیا ہے۔ امیر اور غریب، سربراہ حکومت، عام اجتماعی اور سوشل لائف میں کسی کو فضیلت حاصل نہیں۔ عزت و احترام کا معیار پرہیزگاری ہے۔
 ترجمہ: "بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"
 (سورۃ الحجرات: 13)

iv- عالمگیر اخوت:
 اسلام اونچے نیچے کے امتیازات کو ختم کرتا ہے اور

اعلان کرتا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد اتحاد و یگانگت، اور اخوت پر ہے۔ فرمان الہی ہے:

انما المؤمنون اخوة۔
ترجمہ: "بلاشبہ تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔"
(سورۃ الحجرات: ۱۵)

v- تزکیہ نفس:

تزکیہ نفس کا لفظی مطلب نفس کو پاک کرنا اور صاف بنانا ہے۔ تعمیر سیرت میں تزکیہ نفس کا کردار بہت اہم ہے۔ سیرت و اخلاق کے بغیر معاشرتی اصلاح ممکن نہیں۔ چنانچہ اسلامی تہذیب میں اچھے اخلاق کو تقویت دی جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے قرآن مجید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

التقویٰ ہمناء۔

تقویٰ یہاں ہے۔

vi- شرف انسانیت، اسلامی تہذیب کی خوبی:

اسلامی تہذیب انسان کو عظمت اور شرافت کا مقام عطا کرتی ہے، اس کے نزدیک پوری کائنات انسان کی خدمت کے لیے کوشاں ہے۔ وہ اشرف المخلوقات ہے اور اللہ کی مرضی کو اس دنیا میں نافذ کرنے والا ہے۔ اللہ

تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: **وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ** (سورۃ بنی اسرائیل: ۷۰)
ترجمہ: "اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت دے دیا۔"

vii - سماجی انصاف اسلامی تہذیب کا بنیادی پہلو:
عدل و انصاف اسلامی تہذیب کی نمایاں خوبی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
ترجمہ: "عدل کرو یہ تقویٰ سے قریب تر ہے"
(سورۃ المائدہ: ۸)

اسلام ہر شعبہ زندگی میں عدل و انصاف کی تاکید کرتا ہے۔ اس میں امیر، غریب، ایسے بیکار کی کوئی تمیز نہیں۔

۶۔ حاصلِ بحث:

اسلامی تہذیب جامعیت پر مبنی تہذیب ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبہ اصول کی نشاندہی کر کے معاشرے میں اسلامی طریقوں کو رائج کرنے کا ضامن دین ہے۔ اسلامی تہذیب کی خصوصیات مسلمانوں کیلئے دین و دنیاوی اعتبار سے مشعلِ راہ ہیں۔ یہ محض مادیت پر نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی اصولوں پر مبنی ہیں۔ اسلامی تہذیب تمام امتِ مسلمہ کو نسل، رنگ اور زبان سے بالاتر ہو کر صرف دین اسلام پر

قائم رہنے کی ترغیب دیتی ہے۔ بقول علامہ اقبال
خضر علی شاہ

ۛ ایک ہی صنف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

Q. No. 2

اپنے مختلف عہدیداران کے نام حضرت علیؑ کے خطوط۔۔۔

1. تعارف:

مکاتیب علیؑ اپنے دور کے عہدیداران کے لیے مشعل
رہا تھے۔ موجودہ دور میں سرکاری ملازمین حضرت علیؑ کی
توصیہ احکامات اور حکمت سے اپنے عہدے کو مثبت طریقے
سے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان خطوط سے ملازمین کو اطاعت، امیر،
منصب کا درست استعمال، میانہ روی اختیار کرنے، خیانت سے
اجتناب، اور ریاست کے ساتھ وفاداری کے اسباق ملتے ہیں۔ حضرت
علیؑ کے خطوط افول نمونہ ہیں۔ ان میں صحت اور دانائی واضح
ہے۔ خطوط میں قرآن و سنت سے عجز و استدلال بھی ملتا ہے۔
مزید یہ خطوط مہاتمتوں سے حسن سلوک، امانت داری کی تاکید
اور عدل و انصاف کے اسباق پر مبنی ہیں۔ چنانچہ دور حاضر
میں سرکاری ملازمین ان اصولوں کو اپنا کر دینی و دنیاوی

اعتبار سے ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

۲۔ حضرت علیؑ کے خطوط میں سرکاری ملازمین کے لیے اسباق:

حضرت علیؑ کے خطوط سرکاری ملازمین کو حکمت کا انمول نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل اسباق موجود ہیں۔

۱۔ منصب کا درست استعمال:

سربکاری ملازمین کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ منصب سے نہ ٹو خود ناجائز فائدہ اٹھائیں اور نہ کسی اور کو اٹھانے دیں۔
حضرت علیؑ نے آذربائجان کے حاکم کو لکھا:

”تمہارا یہ عہدہ توئی خواہاں تہمت نہیں بلکہ تمہارے گلے میں امانت ہے اور تم بالادست حاکم کو جوابدہ ہو۔“

۲۔ اطاعت اور ملکی معاملات میں مشورہ:

سربکاری ملازم پر فرض ہوتا ہے کہ وہ ملکی معاملات میں ایسے سے بطور اوپر افسران کو شامل مشورہ کرے۔ مزید سربکاری ملازم ملکی حکمران اور عوام کو بھی جوابدہ ہوتا ہے۔
حضرت علیؑ نے قزوچی افسران کو خط لکھا:

”میں نے تم پر مالک بن، است حارث اشتر کو مقرر

کر دیا ہے لہذا ان کی سوء ان کی نافرمانی نہ کرو۔

iii۔ معاملات میں میان روی:

میان روی کسی بھی کام کا بنیادی اصول ہے۔ سرکاری ملازمین کو ایک درمیانی برتاؤ اختیار کرنا چاہیے تاکہ اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دیں سکیں۔ اس کی وضاحت حضرت علیؓ کے خطوط سے بھی ثابت ہوتی ہے جب انہوں نے ایک عہدہ دار کو لکھا:

”تمہارے علاقے کے زمین داروں نے تمہاری سختی، سنگ دلی اور بے پرواہی کی شکایت کی ہے۔ نرمی اور سختی کے بین بین سلوک کرو۔“

iv۔ خیانت سے اجتناب:

ایک سرکاری ملازم ~~کی~~ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ دیانتدار ہو۔ اکثر دفاتر میں ملازمین سیشنری گھر کے آگے پس یہ دیانت داری کے خلاف ہے۔ حضرت علیؓ نے خیانت کی سختی سے مخالفت کی

v۔ غیر قانونی کاموں سے انکار:

سرکاری ملازمین کو نیک نیتی اور ایمان داری سے اپنا کام کرنا چاہیے۔ مشکلات کا بہت سے حوصلہ سے مقابلہ کرنا چاہیے۔

حضرت علیؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ کو خط میں لکھا:
 "دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جس کی چلدرم ہوتی ہے
 مگر زہر جان لے لیتا ہے۔ پس دنیا کی جو چیز تمہیں اچھی لگے
 اس سے اعراض کرو کہو نہ دنیا کم ہی تمہارا ساتھ
 دے گی۔"

vi - حلف کا لحاظ رکھنا:
 سرکاری ملازمین کو اپنے حلف کا پابند ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ
 نے عہد پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو شخص بندوں سے کیے ہوئے
 عہد کو پورا کرے گا، وہ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتا ہے۔ حضرت
 علیؓ نے عقیل بن ابی طالب کو لکھا کہ اپنے ارد گرد لوگوں کو
 کی کثرت دیکھ کر اپنا حوصلہ پست نہ کرو۔

vii - ریاست کے ساتھ وفاداری:
 سرکاری ملازمین ریاست کے حقیقہ راز رکھنے کا پابند ہوتا ہے۔
 وہ یہ حلف اپنے افسران کے ساتھ اٹھاتا ہے۔ یہ حلف ایک "عہد نامہ"
 کے طور پر ریاست اور ملازم کے درمیان قائم ہو جاتا ہے۔ ارشاد
 ربانی ہے۔

~~ترجمہ: واوفو بالمدان العهد کان مسئولا~~
 "ترجمہ: وعدہ پورا کرو بے شک وعدے کی ضرورت پوچھ گچھ ہوگی۔"
 (بنی اسرائیل: ۷۱)

3۔ حاصل بحث:

حضرت علیؓ کے خطوط سرکاری ملازمین کیلئے غور و
عمل ہیں۔ یہ خطوط ان کا پیغام ہیں۔ مزید ان خطوط میں
وضاحت کے ساتھ سرکاری عہدے کے رہنما اصول اور ملکی
مفاد کو ترجیح دینے کا سبق موجود ہے۔ احتساب، عدل و
انصاف، امانتداری، مانتقہ، حسن سلوک اور اپنے
عہدے سے وفاداری، سرکاری ملازمین کے لیے حکمت علی
چھ ہیں جن کو اپنا گروہ ملک و قوم کی خدمت میں اپنا مثبت
کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نول شاہ

مکرو مہربانی م اہل زمین پر
خدا مہربان ہو گا عرش پر